(Urdu)

2727/8

1646/10101

विभाग मंत्रालय

DEPARTMENT MINISTRY

शाखा

BRANCH

मंत्रणा संग्रह

Consultation Collection

संख्या

No. 2727 45

दिनांक

Date (45) – (P)

विषय

Subject

पूर्व निर्देश

Previous reference

बाद का निर्देश

Later reference

Microfilm

بندے ماترم

سوراجیہ کی ہولی

حق تالیف محفوظ ہے

مطبوعہ کرشنا پرنٹنگ ورکس کانپور

RECEIVED
30 MAR. 1931
DEPA

از قلم و شایع شدہ

رام لال چھیدی لال راٹھور

صدر بازار تلیانہ کانپور

قیمت ۲؍

سوراجیہ کی ہار

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
2727
1.3.72
GOVT. OF INDIA

غزل

صورتِ برق تڑپ جس گھڑی دکھلاونگا
تیرے پھندے سے مین صیاد نکل جاونگا

لغزشِ پی ہون مگر دست کرم سے تیرے
ساقیا پیتے ہی یک جام سمبھل جاونگا

آتشِ قہر سے نہ دیکھ ادھر اے ظالم
موم دل ہون مین بہت جلد پگھل جاونگا

بھول جائے گا فلک شعبدے بازی جسدم
اپنی طبیعت سے مین سو رنگ بدل جاونگا

شمعِ حسن گلے سے آ لگا لون تجھکو
مین وہ پروانہ نہین ہون جو کہ جل جاؤن گا

پھر نہ مانونگا وہ لاکھ منائین اے دل

وعدۂ وصل پہ جبدم مین مچل جاونگا
دل کسی شوخ طرح دار کو دیدون گا غنیؔ
سوچے عشق مین جب خوب ہین ڈھل جاونگا

غزل سوہنی

جو کہ ظلم کرتے ہین یا خدا
نام ان کا جگ سے مٹا دے تو
نیکیون کی اتنی ہی ہے یہ دعا
کہ سوراجیہ ہمکو دلا دے تو
بہت تنگ ہین ہم آ چکے
غم و صدمے لاکھون اٹھا چکے
کہون کیا ہے آزردہ دلی
ذری غنچہ مرا کھلا دے تو
شاہ جسکو چاہے تو کر سکے
شہنشاہ کو چاہے گدا کرے

مزا جب ہے ہندوستان کو
شہنشاہ کر کے دکھا دے تو
یہی کہہ رہے ہم ہیں رو رو کر
اشکوں سے دامن کر کے تر
ہیں جو کہ دشمن جان ہند کے
اُنہیں خاک و خون میں ملا دے تو
جنہیں ہند کہتا ہے باستم
دئے ہیں اُنہیں یہ رنج و غم
انہیں باغ ہندوستان میں سے
تباہ کر کے بھگا دے تو
بڑی مہربانی ہو یا خدا
میری پوری ہو یہ التجا

قید ہندیوں کی چھڑا دے تو
انہیں قید کر کے دکھا دے تو

غنی ہندو مسلم ہو ایک دل
کوئی نا مانے انکا عدل

کہو حق سے اتنا کہ یا خدا
فتح دشمنوں سے دلا دے تو

غزل

یارو سمبر مین شکست دکھانے چلو چلین
ارگن کو بان لگانے ٹھکانے چلو چلین

سنتا نہین ہے اپنا جو کوئی حوالے غم
آہوں سے عرش آج ہلانے چلو چلین

بے آب ۰۰ اللہ کر دیا جن ظالموں نے حیف
ان ظالموں کی گولیاں کھانے چلو چلین

جب ڈائری بھی دیکھ چکے نادری کے بعد
تب اپنی سلطنت کو جمانے چلو چلین

صدیان گذر گئین ہین ہوئے سرنگون ہم
اب آسمان کو سر پہ اُٹھانے چلو چلین

ہے امتحان آج شہیدانِ وطن کا
گردن کو یار اپنی کٹانے چلو چلین

سُنسان پڑ گیا ہے چمن سارا بلبلو
مل جُل کے آج شور مچانے چلو چلین

اب تک ہمارے سر پہ جو ڈالا گئے ہین خاک
اُنکے سرون پہ دُھول اُڑانے چلو چلین

نربل کو بلی اور ہین کو چمن بنا
لیش غیرت کھیات نام کمانے چلو چلین

روٹے ہوئے ہین یار بہادر بلا سبب
پھر بھی ہین فرض اُنکو منانے چلو چلین

غزل

وہ قتیل تیغ ستم ہوں میں
کہ فلک نے مجھکو مٹا دیا
نہ نکلنے پائی تھی اف تلک
کہ جلد آکے دبا دیا
پڑی لاش پہ وہ کفن
نہ لحد ملی نہ کیا دفن
وہ جو جان نثار تھے ہند کے
تہِ خاک یوں ہی دبا دیا
ہمیں ہند پہ تھے مرے ہوئے
ہمیں ہند پہ تھے مٹے ہوئے
بس ہمیں نے نام پہ ہند کے
گلا اپنا یوں ہی کٹا دیا
جو جان گرا تھا پڑا رہا۔

جو جہان پڑا نہ اُٹھ سکا
جو ذرا بھی سنبھلا تو بس وہین
اُسے گولیون سے اُڑا دیا
وہ عرب عظم کو دغا سے بس
گیا اپنے قبضے مین آہ اب
وہ جو سلطنت تھی رسول کی
وان تسلّط اپنا جما دیا
کہین قتلِ عام کیا گیا
کہین کوئی سولی دیا گیا
غرض ہندیون کو اسی طرح
سیتو کھا کو خون مین ملا دیا
ہوا ہند سارا تباہ سب
نہ عزیز و باقی ہے کوئی اب
کوئی قید کوئی جلاوطن
ہے کسیکو دار چڑھا دیا